روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ سوموار ۱۱ر جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۱۸ر نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۱۸ر نومبر ۱۹۹۱ء نمبر ۲۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی کی جماعت کا قابلِ تقلید نمونہ

"جب مَیں نے جرمنی کی جماعت کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کیا تو ساری جماعت نے بلا استثناء فوراً بات کو سمجھا اور یک زبان ہو کر ان باتوں سے نہ صرف بیزاری کا اظہار کیا۔ بلکہ کامل طور پر آئندہ اپنے خلوص، اپنی وفا اور امارت سے اپنی وابستگی کے متعلق مجھے یقین دلائے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دُعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلّق نہ ہو۔ متأثر نہیں ہوتی۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دُعا کرنے والے کا قلق دُعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی۔ بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے کہ لوگ دُعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دُعا کا کوئی بیّن فائدہ محسوس نہ کر کے خدائے تعالےٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابلِ رحم بنا لیتے ہیں۔

بالآخر مَیں کہتا ہوں کہ خود دُعا کرو یا دُعا کراؤ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اس وقت دُعا میں قبولیت، نماز میں لذّت پیدا ہو گی۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹)

"مَیں تو ہمیشہ دُعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہیئے کہ ہمیشہ دُعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دُکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ اُن کی حفاظت فرماتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۳)

ربوہ: ۱۵ر نومبر۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۹۱ء پڑھ کر سنایا۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے وعدوں اور اور وصولیوں کی تفاصیل بیان فرمائیں۔ حضور نے انفرادی وصولی کے اعتبار سے شرح فیصد بھی بیان فرمائی اس کے علاوہ چندہ دہندگان کی تعداد کا بھی ذکر فرمایا اور مختلف ممالک کے درمیان ان کا موازنہ کر کے جماعتوں کو اہم ہدایات عطا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ میں جو حسبِ معمول جاپان اور کئی دیگر ممالک میں براہ راست سُنا جا رہا تھا۔ جاپان کی جماعت کے جلسہ سالانہ کے افتتاح کے طور پر جاپان کی جماعت کو مخاطب ہو کر بھی خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے مالی قربانی کے میدان میں اوسط انفرادی قربانی کے اعتبار سے دُنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ میں جاپان کو اوّل قرار دیا۔ اور اس معاملے میں جاپان کی جماعت کی مالی قربانی کو بہت سراہا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نہ صرف عام چندوں میں جاپان کی جماعت اوسط فی کس چندے کے لحاظ سے اوّل ہے بلکہ اس کے علاوہ انہوں نے ٹوکیو میں نئے مشن کے قیام کے لئے جو بھاری چندے اپنے اُوپر ڈالے ہیں اور یہ ساری رقوم ملا کر جو غیر معمولی قربانی سامنے آتی ہے۔ حضور نے جماعت جاپان کو مالی قربانی میں اوّلیت حاصل کرنے کے بعد دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی اوّلیت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ ساری دُنیا کی جماعتوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

کسی کے لئے بھی بد دُعا نہ کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر ہی خیر تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں ایک وقت میں یہ ارادہ کیا کہ طائف شہر جو چالیس میل پر مکے سے ہے وہاں جا کے تبلیغ کریں ان کو۔ شاید وہاں کوئی رجل رشید مل جائے جس پر اثر ہو۔ آپؐ کی تبلیغ کا۔ تقریباً دس دن وہاں ٹھہرے۔ اور جہاں جاتے تھے بات سننے سے انکار کر دیتے تھے ایک بہت بڑے رئیس کے پاس گئے اس نے بات سننے سے انکار کیا اور اس نے کہا کہ میرا مشورہ آپ کو یہ ہے کہ آپؐ ہمارا شہر چھوڑ کے چلے جائیں۔ وہ مشورہ نہیں تھا۔ وہ دھمکی تھی۔ جب آپؐ نے دیکھا یہاں ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں آپؐ باہر نکلے تو شہر کے اوباش اور غنڈے جو تھے وہ ان رؤسائے طائف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگا دیئے۔ جو زبان سے ایذاء بھی دے رہے تھے اور جو ہاتھ سے ایذاء بھی دے رہے تھے پتھر بھی پھینک رہے تھے۔ آپؐ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ر نبوت ۱۳۷۰ ہش ۱۸ر نومبر ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ــ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:-

(۱) یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دُنیا اور اس کی لذّتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذّات کے ناجائز طریقِ حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت منداور بزرگ کی پرواہ نہیں کرتی پھر تم کو کیوں چھوڑیگی۔

(۲) دُوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساسِ موت ہے اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آجائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ اور نادم ہونے کا موقع ملے۔

(۳) گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب عام فہم الفاظ میں یہی ہے کہ جب غیر اللہ کی محبت انسانی دل پر مستولی ہوتی ہے تو وہ اس مصفا آئینہ پر ایک قسم کا زنگ سا پیدا کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ بالکل تاریک ہوجاتا ہے اور غیریت اپنا گھر کرکے اسے خدا سے دُور ڈال دیتی ہے اور یہی شرک کی جڑ ہے۔

(۴) پس خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی ہو (کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے) اسی وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلل کی رُوح اور حنیف دل نہ ہو۔

(۵) نماز میں لذّت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے جب تک اپنے آپ کو عدمِ محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتو اس پر نہیں پڑتا اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذّت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔

چھُپ کے دیکھو تو وہ نظر آئے
کان ہوں بند تو خبر آئے
ذرّے ذرّے کی مسکراہٹ پر
تارے تارے کی آنکھ بھر آئے

ابوالاقبال

بے شک ہزار بار ملے، عُمر بھر ملے!
لیکن عجیب لگتے گئے، جس قدر ملے!

منصور وقیس سے، تو کئی مُعتبر ملے!
دشتِ جنوں میں کاش کوئی بے ہُنر ملے

تعمیر ہم نے کی درو دیوار کی بہت
پھر کیوں ہمارے گھر سے وُہی سنگ و دَر ملے

سات آسمان، سات زمینیں، تمام گُم
گُم گشتہ خیال کو حدِ نظر ملے!

وہ امتیازِ ہوش وجنوں جانتا ہے خُوب!
جی پھر بھی چاہتا ہے کہ وہ بُھول کر ملے!

پھر نیند مجھکو آئے اُسی کے خمار میں
اِک لمحہ خواب کا مُجھے پھر دار پر ملے

اے ساکنانِ دیر وحرم ڈھونڈتے رہو
کیا جانیں اَب کہاں وہ تمہیں کس کے گھر ملے

اُس لامکاں کی کھوج میں اس شہر کے قریب
سوچا ہے کھٹکھٹائیں گے جو پہلا دَر ملے

پت جھڑ میں بِن ملے کی ملاقاتیں ہوگئیں
آنا کبھی بہار میں فرصت اگر ملے

چشمِ خزاں میں خواہشِ بیدار دیکھنا
کچھ تازہ پھول سوکھی ہوئی شاخ پر ملے

غالب احمد

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کے جونیئر سیکشن میں داخلہ کے لئے انٹرویو ٹیسٹ ۷، دسمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے سکول میں ہوگا۔

(i)۔ PREP میں داخلہ کیلئے آنیوالے طلباء کو کم از کم انگلش میں (CAPITAL ALPHABET) A تا Z تک اور اردو میں ا سے ے تک لکھنا آتا ہو۔

(ii)۔ کلاس ONE سے کلاس FOUR تک داخلہ کیلئے چند طلباء کی گنجائش موجود ہے ہر کلاس میں داخلہ کیلئے ٹیسٹ کا کورس پچھلی کلاس کے نصاب پر مشتمل ہوگا اور TEST صرف اردو، انگریزی حساب کے مضامین کا ہوگا

(iii)۔ PREP میں داخلہ کیلئے عمر ساڑھے چار سال سے ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہیئے۔ برتھ سرٹیفکیٹ داخلہ فارم کیساتھ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

پاکیزہ اخلاق کا اثر

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) سیرۃ خیر الرسل میں فرماتے ہیں:۔

پیشتر اس کے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پاکیزہ کا فرداً فرداً ذکر کروں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون پر ایک مجموعی حیثیت سے بھی روشنی ڈالوں جس سے پڑھنے والے کو پہلے ہی سے تنبیہ ہو جائے کہ کس طرح آپ ہر پہلو سے کامل تھے۔ اور اخلاق کی تمام شاخوں میں آپ دوسروں کی نسبت بہت آگے بڑھے ہوئے تھے۔ اس بات کے مفصل ثبوت کے لئے تو انسان کو احادیث کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب آپ کا سلوک صحابہؓ سے اور ان کا عشق آپ سے دیکھا جائے تو بے اختیار منہ سے نکل جاتا ہے۔

مرحبا احمد مکی مدنی العربی
دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

لیکن اس جگہ میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عرب ایک وحشی قوم تھی اور وہ کسی کی اطاعت کرنا حتی الوسع عار جانتی تھی۔ اور اسی لئے ایک بادشاہ کے ماتحت رہنا انہیں گوارا نہ تھا۔ بلکہ قبائل کے سردار عوام سے مشورہ لے کر کام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں انکے دونوں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ لیکن ان کی وحشت اور آزادی کی محبت کو دیکھ کر وہ بھی عرب کو فتح کرنے کا خیال نہ کرتی تھیں۔ عمرو بن ہند جیسا زبردست بادشاہ جس نے اردگرد کے علاقوں پر بڑا رعب جمایا ہوا تھا۔ وہ بھی بدوی قبائل کو روپیہ وغیرہ سے بمشکل اپنے قابو میں لا سکا۔ اور پھر بھی یہ حالت تھی کہ ذرہ ذرہ سی بات پر وہ اسے صاف جواب دے دیتے تھے۔ اور اس کے منہ پر کہہ دیتے تھے کہ ہم تیرے نوکر نہیں کہ تیری فرمانبرداری کریں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ عمرو بن ہند نے اپنے سرداروں سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ جس کی ماں میری ماں کی خدمت کرنے سے عار کرے۔ اس کے مصاحبوں نے جواب دیا کہ ایک شخص عمرو بن کلثوم ہے اور عرب قبیلہ بنی تغلب کا سردار ہے۔ اس کی ماں بے شک آپکی ماں کی خدمت سے احتراز کرے گی اور اسے اپنے لئے عار سمجھے گی۔ جس پر بادشاہ نے ایک خط لکھ کر عمرو بن کلثوم کو بلوایا اور لکھا کہ اپنی والدہ کو بھی ساتھ لیتے آنا کیونکہ میری والدہ اسے دیکھنا چاہتی ہے۔ عمرو بن کلثوم اپنی والدہ اور چند اور معزز خاتونوں کو لے کر اپنے ہمراہیوں سمیت بادشاہ کے خط کے بموجب حاضر ہو گیا۔ بادشاہ کی والدہ نے حسب مشورہ اس کی والدہ سے کچھ کام لینا تھا۔ دونوں زنان خانہ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ والدہ شاہ نے کسی موقع پر سادگی کے ساتھ کہہ دیا کہ ذرا فلاں قاب مجھے اٹھا دو۔ عمرو بن کلثوم کی والدہ لیلیٰ نے جواب دیا کہ جسے ضرورت ہو خود اٹھا لے۔ اس پر والدہ شاہ نے مکرر اصرار کیا لیکن لیلیٰ نے بجائے اس حکم کی تعمیل کے زور سے نعرہ مارا اذلکم یا بنی تغلب اے بنی تغلب دوڑو کہ تمہاری ذلت ہو گئی۔ اس آواز کا سننا تھا کہ اس کے بیٹے عمرو بن کلثوم کی آنکھوں میں تو خون اتر آیا۔ بادشاہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا گھبرا کر اٹھا۔ چونکہ اپنے پاس تو کوئی ہتھیار نہ تھا۔ ادھر ادھر دیکھا بادشاہ کی تلوار کھونٹی کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ اس کی طرف جھپٹا اور تلوار میان سے نکال کر ایک ہی وار سے بادشاہ کا سر اڑا دیا۔ لیکن اس سے بھی جوش انتقام نہ اترا۔ باہر نکل کر سپاہیوں کو حکم دیا کہ شاہی مال و متاع لوٹ لو۔ بادشاہ کی سپاہ تو غافل تھی اس کے سنبھلتے سنبھلتے لوٹ لاٹ کر صفایا کر دیا۔ اور اپنے وطن کی طرف چلا آیا۔ چنانچہ اپنے ایک قصیدہ میں اس شاعر نے عمرو بن ہند کو مخاطب کر کے اپنے آزاد ہونے کا ذکر یوں کیا ہے۔ اے ابا ہند تو ہمارے معاملہ میں جلدی نہ کر۔ اور ہمیں ڈھیل دے ہم تجھے یقینی بات بتائیں گے۔ وہ یہ کہ ہم سفید جھنڈوں کے ساتھ جنگ میں جاتے ہیں اور جب واپس آتے ہیں تو وہ جھنڈے خون سے سرخ و سیراب ہوتے ہیں۔ اور بہت سے ہمارے مشہور اور دراز معرکے ہیں۔ ہم نے ان میں بادشاہ کی نافرمانی کی تا اس کے مطیع نہ ہو جائیں۔ عرب جانتے ہیں کہ ہم بزرگی کے وارث ہیں۔ اپنے شرف کے لئے لڑتے ہیں۔ تا کہ وہ ظاہر ہو جائے۔ خبردار تو ہمیں یہ نہ سمجھ کہ ہم کمزور اور سست و کاہل ہو گئے ہیں۔ خبردار کوئی ہم پر جہالت سے ظلم نہ کرے ورنہ ہم ظالموں کے ظلم کا سخت بدلہ لیں گے۔ کسی وجہ سے اے عمرو بن ہند تو چاہتا ہے کہ ہم تیرے گورنر کے فرمانبردار ہو جائیں۔ تو ہمیں ڈراتا ہے اور دھمکاتا ہے جانے بھی دے۔ ہم تیری ماں کے خادم کب ہوئے تھے۔ اے عمرو ہمارے نیزوں نے انکار کیا ہے۔ تجھ سے پہلے بھی کہ دشمنوں کے لئے نرم ہو جائیں۔ ان اشعار کو دیکھو کس جوش کے ساتھ وہ بادشاہ کو ڈانٹتا ہے اور اپنی آزادی میں فرق آتا نہیں دیکھ سکتا۔ جو حال بنی تغلب کا ان اشعار سے معلوم ہوتا ہے وہی حال قریباً قریباً سب عرب کا تھا۔ اور خصوصاً قریش مکہ تو کسی کی ماتحتی کو ایک دم کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ انہیں کعبہ کی ولایت کی وجہ سے جو حکومت کل قبائل عرب پر تھی اس کی وجہ سے ان کے مزاج دوسرے عربوں کی نسبت زیادہ آزاد تھے۔ بلکہ وہ ایک حد تک خود حکومت کرنے کے عادی تھے اس لئے ان کا کسی شخص کی حکومت کا اقرار کر لینا تو بالکل امر محال تھا۔ یہ وہ قوم تھی کہ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اور پھر ایسے رنگ میں کہ آپ نے ان کی ایک نہیں دو نہیں تمام رسوم و عادات بلکہ تمام اعتقادات کا قلع قمع کرنا شروع کر دیا اس کے بدلے میں ان کے دلوں میں آپکی نسبت جو کچھ بغض و کینہ ہو گا وہ آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔

مگر آپ کے اخلاق کو دیکھ کر ایسی آزاد قوم باوجود ہزاروں کینوں کے بغضوں کے جب آپکے ساتھ ملی ہے اسے اپنے سر پیر کا ہوش نہیں رہا۔ وہ سب خودسری بھول گئی اور آپ کے عشق میں کچھ ایسی مست ہوئی کہ وہ آزادی کے خیال خواب ہو گئے۔ اور یا تو کسی کی ماتحتی کو برداشت نہ کرتی تھی یا آپ کی غلامی کو فخر سمجھنے لگی۔ اللہ اللہ بڑے بڑے خونخوار اور وحشی عرب مذہبی جوش سے بھرے ہوئے قومی غیرت سے دیوانہ ہو کر آپ کے خون کے پیاسے ہو کر آپ کے پاس آتے تھے۔ اور ایسے رام ہوتے تھے کہ آپ ہی کا کلمہ پڑھنے لگ جاتے۔ حضرت عمرؓ جیسا تیز مزاج گھر سے یہ تہیہ کر کے نکلا کہ آج اس مدعی نبوت کا خاتمہ ہی کر کے آؤنگا۔ غصہ سے بھرا ہوا۔ تلوار کھینچے ہوئے آپ کے پاس آتا ہے۔ لیکن آپ کی نرمی اور وقار و سکینت اور اللہ تعالیٰ پر ایمان دیکھ کر آپ کو قتل تو کیا کرنا تھا خود اپنے نفس کو قتل کر کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گیا۔ کیا کوئی ایک نظیر بھی دنیا میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ ایسی آزاد اور خونخوار قوم کو کسی نے ایسا مطیع کیا ہو اور وہ اپنی آزادی چھوڑ کر غلامی پر آمادہ ہو گئی ہو اور ہر قسم کی فرمانبرداری کے نمونے اس نے دکھائے ہوں۔ اگر کوئی ایسی قوم پائی جاتی ہو تو اس کا نشان دیتے ہمیں بتاؤ۔ تاہم بھی تو اس کے حالات سے واقف ہوں۔ لیکن میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی مصلح ایسے وسیع اخلاق لے کر دنیا میں نہیں آیا جیسا کہ ہمارا آقا۔ اور اس لئے کسی مصلح کی جماعت نے ایسی فدائیت نہیں دکھائی جیسے ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے۔۔۔۔ بخاری میں لکھا ہے کہ جنگ احد پر جانے کے متعلق جب آپ نے انصار سے سوال کیا تو سعد بن عبادہ نے آپ کو جواب دیا یا رسول اللہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہم حضرت موسےؑ کے ساتھیوں کی طرح کہہ دیں گے کہ تو اور تیرا رب جاؤ اور دونوں دشمنوں سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ خدا کی قسم ہم تیرے آگے بھی اور پیچھے بھی اور دائیں بھی اور بائیں بھی تیرے دشمنوں سے مقابلہ کریں گے۔ اے چشم بصیرت رکھنے والو۔ اے فہیم دل رکھنے والو۔ خدارا ذرا اس جواب کا اس جواب سے مقابلہ تو کرو جو حضرت موسیٰؑ کو ان کی امت نے دیا۔ اور اس عمل سے بھی مقابلہ کرو جو حواریوں سے حضرت مسیحؑ کے گرفتار ہونے کے وقت سرزد ہوا۔ اور پھر بتاؤ کہ کیا اس قربانی اس فدائیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہمارا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ایسے اخلاق رکھتا تھا کہ جن کی نظیر دنیاوی بادشاہوں میں تو خیر تلاش کرنی ہی فضول ہے۔ دینی بادشاہوں یعنی نبیوں میں بھی نہیں مل سکتی اور اگر کوئی نبی ایسے اخلاق رکھتا تو ضرور اس کی امت بھی اسی

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالے ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے وقار عمل کی جو سکیم پیش فرمائی تھی اسے ہندوستان اور پاکستان میں جو مقبولیت حاصل ہوئی اس کا تو کہنا ہی کیا۔ وقار عمل احمدیوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ایک جزولاینفک بن گیا۔ مجھے قادیان میں سب سے پہلا وقار عمل یاد ہے۔ اس میں حضرت امام جماعت الثانی نے بھی حصہ لیا تھا اور میں حضور کے بالکل قریب تیسری یا چوتھی جگہ پر تھا۔ ہم سب ایک دوسرے کو ٹوکریوں میں مٹی ڈال کر دیتے تھے اور وہ آگے چلاتے ہوئے اس جگہ پہنچائی جاتی تھی جہاں گڑھوں کو پُر کرنا تھا۔ اس کے بعد بھی بہت سے وقار عمل دیکھے اور ان میں شرکت کرنے کا موقعہ ملا۔

نائیجیریا میں بھی وقار عمل کو مقبول بنانے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت جو تصویر سامنے ہے وہ ایک وقار عمل کے ہی موقعہ پر لی گئی تھی۔ اس میں فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس کے کچھ احمدی طلباء ہیں اور ایک عدد استاد جن میں ہیڈ ماسٹر صاحب مسٹر ایس بی گیوا بھی شامل ہیں اور ان کے علاوہ احمدیہ جماعت نائیجیریا کے صدر مسٹر ایس او بکری بنک آفیسر اور مسٹر ایم۔ بی۔ اے۔ ایمن جو نائیجیریا کی ایک بہت بڑی اخبار "دی ویسٹ افریقن پائلٹ" کے مذہبی کالم نویس تھے۔ یہ اخبار ڈاکٹر ننمڈی ازکوے کی ملکیت تھا۔ اور یہ وہ ازکوے ہیں جو بعد میں نائیجیریا کے صدر مملکت بنے۔ مسٹر ایم۔ بی۔ اے۔ ایمن کے متعلق پہلے کسی تصویر کے سلسلے میں ذکر آچکا ہے۔ اب مسٹر ایس۔ بی۔ گیوا فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس کے ہیڈ ماسٹر کا پہلے تھوڑا سا ذکر ہو جائے۔ میں ۱۹۴۵ء میں نائیجیریا گیا تو لیگوس سے باہر پہلے دورے کے دوران چند روز مسٹر ایس۔ بی۔ گیوا کے گھر پر قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ اس وقت ایپے (EPE) میں مقیم تھے اور وہاں گورنمنٹ سکول میں تدریس کا کام کرتے تھے۔ اس وقت تک یہ جماعت میں شامل نہیں تھے۔ جماعت کے متعلق ان سے بات تو ہوتی تھی۔ لیکن کچھ بہت زیادہ نہیں۔ ایک دن مجھ سے کہنے لگے کہ یہ بات جو آپ نے کہی ہے اگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میں یہ بات لکھی ہوئی دکھا دیں تو میں آپ کی بات مان لوں گا۔ دورے میں عام طور پر کتابیں تو ساتھ نہیں ہوتیں۔ میں دورے سے واپس آیا تو لیگوس سے میں نے ایس۔ بی۔ گیوا کو وہ حوالہ بھجوا دیا۔ ان کی تسلی ہو گئی۔ اور پھر جب بھی دورے پر ایپے گیا ان کے ہاں ٹھہرا اور انہوں نے نہایت دلچسپی کے ساتھ متعدد باتوں کے متعلق اپنے علم میں اضافہ کیا۔ علم دوست تھے کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔ طبیعت میں مذہب کی طرف رجحان تھا۔ اس لئے ہم دونوں ایک دوسرے سے مل کر بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ جب ایپے کے گورنمنٹ سکول سے آپ ریٹائر ہوئے تو میں نے انہیں فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کو کہا اگرچہ ان کے لئے یہ بات اتنی آسان تو نہیں تھی۔ کیونکہ ایپے سے اٹھ کر انہیں لیگوس آنا تھا۔ اور جہاں انسان نے ایک لمبا عرصہ تک اپنی زندگی گزاری ہو اور زندگی کی سہولیات کو آسانی سے حاصل کر رہا ہو اس کے لئے کسی اور شہر میں اور شہر بھی بڑا بلکہ بہت بڑا جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن مسٹر گیوا لیگوس آنے پر رضامند ہو گئے اور انہوں نے ہمارے لیگوس کے سکول کی ہیڈ ماسٹر شپ قبول کر لی۔ وہ ٹرینڈ ٹیچر تھے۔ ایک لمبے عرصے تک حکومت کی زیر نگرانی چلنے والے ایک سکول میں تدریس کا کام کر چکے تھے۔ ہمارے سکول کو دیگر فوائد کے علاوہ ایک یہ فائدہ بھی ہوا کہ ہمارے سٹاف پر آجانے سے ہمیں گرانٹ آسانی سے ملنی شروع ہو گئی۔ میں نے یہ جو کہا کہ دیگر فوائد کے علاوہ تو میرا مطلب یہ ہے کہ ایک علم دوست شخص جب جماعت میں اٹھتا بیٹھتا ہے اور ان سے گفتگو کرتا ہے تو اپنے ساتھیوں کو ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ مسٹر گیوا آرٹسٹ بھی بہت اچھے تھے اور وہ عام طور پر بڑے بڑے سائز کے پورٹریٹ بناتے تھے۔ انہوں نے ایک پورٹریٹ ہمارے جنرل سیکرٹری حمزہ سنیالو کا بنایا۔ مشن ہاؤس میں لاکر دکھایا اور مجھے کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کا ایک پورٹریٹ بناؤں۔ میں نے اس بات کو بنیاد بناتے ہوئے ان سے کہا کہ آپ شاید یہ نہیں جانتے کہ ہاتھ سے بنائے ہوئے پورٹریٹ کو ہم پسند نہیں کرتے آپ جو پورٹریٹ بناتے ہیں اس کی دوسرے لوگوں میں تو قدر و منزلت ہو سکتی ہے۔ لیکن ہماری جماعت انہیں سراہ نہیں سکے گی۔ یہ کام چھوڑ کے آپ علمی مشاغل میں کیوں نہیں اپنا وقت صرف کرتے۔ آپ لکھیں، تقریریں کریں لوگوں سے ملاقات کر کے اپنے علم کا انہیں فائدہ پہنچائیں۔ خدا جانے یہ بات کس وقت کہی گئی تھی کہ انکے دل کو لگی اور انہوں نے پورٹریٹ بنانے کا کام یکسر ختم کر دیا اور مضامین لکھنے شروع کر دیئے۔ ان کے متعدد مضامین "دی ٹروتھ" میں شائع ہوئے انہوں نے تعلیمی اداروں میں جاکر لیکچر دینے شروع کئے۔ چنانچہ لیگوس کے کنگز کالج نے ہم سے خاص طور پر درخواست کی کہ ہم مسٹر ایس بی۔ گیوا کو کنگز کالج میں دینی امور پر لیکچر دینے کے لئے تسلسل کے ساتھ بھیجا کریں یعنی ہر ہفتہ وہ ایک لیکچر دیا کریں۔ اس کے بعد مسٹر ایس۔ بی۔ گیوا ریڈیو پر آنا شروع ہو گئے۔ اور ان کی کئی تقاریر جو وہ مجھے بھی دکھا دیا کرتے تھے۔ ریڈیو پر نشر ہوئیں اور اسطرح آہستہ آہستہ علمی حلقوں میں ان کا تعارف پہنچ گیا۔ پاکستان میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے (چودہ سو سالہ) سیرت کانفرنس کا اہتمام کیا تو بیرونی ممالک سے بھی بعض نمائندے بلائے گئے تھے۔ نائیجیریا میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر حکومت وزیر اعظم سر ابوبکر طفاوا بالیوا نے ایک مقابلہ کروایا اور اس مقابلے میں جن لوگوں نے مضامین لکھے ان میں سے مسٹر ایس۔ بی۔ گیوا بھی تھے۔ چنانچہ اللہ تعالے کے فضل سے آپ کا مضمون سرفہرست رہا جس کے نتیجے میں آپ نے نائیجیریا کی نمائندگی کرتے ہوئے پاکستان میں منعقدہ سیرت کانفرنس میں شرکت کی۔ یہاں تشریف لائے تو تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں ان کا قیام ہوا۔ حضرت امام جماعت الثالث سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور اس کے بعد وہ سیرت کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے اسلام آباد چلے گئے۔ طبیعت ان دنوں کچھ کمزور تھی اسلام آباد میں سردی برداشت نہ کر سکے۔ چنانچہ وقت سے پہلے اپنا مضمون سیرت کانفرنس میں پڑھ کر واپس نائیجیریا چلے گئے۔

جب ربوہ میں تھے تو میں نے دیکھا کہ ٹانگے کی سواری کو ایک عجیب سواری سمجھتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کرتے تھے کہ میں ٹانگے کی سواری کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ان کا یہ شوق پورا کر دیا گیا۔

اس کے بعد انہوں نے ایک لمبے عرصے تک نائیجیریا کے اخبار "دی ٹروتھ" کی ادارت بھی کی۔ مضمون تو آپ پہلے ہی لکھنے لگے تھے۔ آہستہ آہستہ صحافت کی طرف توجہ پیدا ہو گئی اور اخبار خدا کے فضل سے نہایت احسن طریق پر شائع کرتے رہے۔

میں ۱۹۷۶ء میں سیرالیون ڈیڑھ دو ماہ قیام کے بعد جب وہاں سے پہلی دفعہ واپس پاکستان آرہا تھا تو نائیجیریا میں بھی چند روز قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس دوران لیگوس کی جماعت جہاں میں نے تقریباً ۲۰ سال گذارے تھے نے ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ دوسرے دوستوں نے تو تقاریر کیں۔ لیکن جب مسٹر ایس۔ بی۔ گیوا کے خطاب کرنے کی باری آئی تو آپ نے ایک ٹیپ ریکارڈ سٹینڈ پر رکھ دیا اور میری ایک تیرہ سال پہلے کی تقریر کا ٹیپ لگا دیا۔ تقریر مختصر تھی انہوں نے وہ ساری تقریر سنائی اور اپنی طرف سے صرف اتنا کہا کہ اس تقریر سے گذشتہ تیرہ سالوں میں میں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ میں نے اس تقریر کو تعلیمی اداروں میں اور دوسری مختلف قسم کی انجمنوں میں سنایا ہے۔ اور جہاں کہیں یہ تقریر سنی گئی ہے۔ لوگ اس سے محظوظ ہوئے ہیں اور اس سے انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ جب میں یہ تقریر سن رہا تھا۔ تو میرے دل کی عجیب کیفیت تھی کہ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری اس تقریر کو اس طرح محفوظ کر لیا ہوگا۔ اور اسے بعد میں بار بار مختلف جگہوں پر اور مختلف مواقع پر سنایا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انکی مجھ سے اور اس موضوع سے جس پر یہ تقریر کی گئی تھی محبت اور عقیدت کی ایک جھلک تھی۔

اس وقت جو تصویر سامنے ہے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

پریس پر تشدد

گذشتہ ایام میں کراچی میں نہ صرف بعض اخبارات کی تقسیم میں روک ڈالی گئی بلکہ بعض صحافیوں کو مارا پیٹا بھی گیا اور ان کے گھر نذر آتش کر دیئے گئے۔ حال ہی میں کراچی میں نوائے وقت کے دفاتر پر حملہ کیا گیا اور کہتے ہیں کہ یہ حملہ ایسے لوگوں نے کیا تھا جو اپنے آپ کو ایک مذہبی تنظیم کے حامی سمجھتے ہیں۔ کراچی میں سی۔ پی۔ این۔ ای کے اراکین نے ایک فوری میٹنگ طلب کر کے ان واقعات کی مذمت کی۔

خاص طور پر نوائے وقت کے دفاتر پر حالیہ حملے کی اور کہا کہ یہ ان انتہا پسندوں کی کارروائی معلوم ہوتی ہے جو تشدد اور ظلم کے ساتھ اخباروں کی کارروائی کا رخ بدلنا چاہتے ہیں۔ میٹنگ میں یہ اعلان کیا گیا کہ تمام ایڈیٹر پریس کی آزادی پر لگائی جانے والی پابندیوں کی مزاحمت کریں گے اور انفرادی طور پر ایڈیٹروں کی آزادی کو یقینی بنانے کی کوشش کریں گے۔ اس موقعہ پر شہر کی ساری آبادی کے مختلف شعبوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ان کی معاونت کرتے ہوئے ایسے واقعات پیش آنے سے روکیں۔ انہوں نے اس بات کا شکوہ کیا کہ قانون لاگو کرنے والی تنظیمیں اتنی جلدی ان معاملات کی طرف توجہ نہیں دے سکیں جتنی جلدی انہیں توجہ دینی چاہیئے تھی۔ اور اسی لئے اخبارات پر حملہ کرنے والے اور صحافیوں پر تشدد کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا سکی۔ اخبارات نے ایف۔ آئی۔ آر بھی درج کروائی تھیں۔ موجودہ حکومت کے دور میں بھی اور اس سے پہلی حکومت کے دور میں بھی۔ لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ میٹنگ میں حاضرین نے کہا کہ کسی مجرم کو بھی پکڑ کر سزا نہیں دی جا سکی۔ انہوں نے کہا یہ تمام واقعات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ کچھ لوگ پریس کو اپنے پاؤں پر جھکا کر اپنی مرضی سے ان سے کام لینا چاہتے ہیں لیکن اراکین نے کہا کہ ہم ہر ایسی کوشش کے خلاف مزاحمت کریں گے۔ اور اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اس میٹنگ میں سی۔ پی۔ این۔ ای۔ کے صدر سے درخواست کی گئی کہ وہ فوری طور پر کراچی کی سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ بلائیں تاکہ اخبارات اور صحافیوں کو دی جانے والی دھمکیوں پر غور کیا جا سکے۔ اور ایسا لائحہ عمل سوچا جا سکے جس سے ان دھمکیوں کا ازالہ ممکن ہو سکے۔

جیسی جیکسن

جیسی جیکسن دو دفعہ امریکی صدارت کا انتخاب لڑ رہے ہیں اور ہار چکے ہیں۔ اب انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب وہ اس انتخاب کے لئے اپنا نام پیش نہیں کریں گے وہ کہتے ہیں کہ گذشتہ دو انتخابات میں جو دباؤ ان پر اور ان کے خاندان پر پڑا ہے اور جتنی قتل کی دھمکیاں انہیں ملی ہیں وہ سب سے زیادہ ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ یہ بات جاری رہے۔ اب انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ انسانی ہمدردی کے لئے کام کریں گے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ووٹروں کی لسٹ میں شامل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں اندھیروں میں روشنی کرنا چاہتا ہوں۔ اور دلوں میں گرمی پیدا کرنی چاہتا ہوں۔ کیونکہ سرد مہری کا مظاہرہ ضرورت سے زیادہ ہو رہا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ انسانی ہمدردی کی طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ اب اس بات سے نہایت درجہ غفلت برتی جا رہی ہے۔ گذشتہ دو مواقع پر جب انہوں نے انتخابات لڑے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ سیاہ فاموں کے انہیں ووٹ ملے ہیں۔ پہلی دفعہ ۱۹۸۳ء میں انہیں ۳۳ لاکھ ووٹ ملے تھے۔ چار سال کے بعد انہیں ۶۶ لاکھ ووٹ ملے۔

صدر بش کے منتخب ہو جانے کے سلسلے میں بھی غیر یقینی کی سی کیفیت پائی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ خلیج کی جنگ کی وجہ سے ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اب جو کچھ وہ مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے سلسلہ میں کر رہے ہیں شائد اسکی وجہ سے لوگوں کا ان کی طرف زیادہ جھکاؤ ہو جائے ویسے یہ بات بھی کوئی بعید نہیں کہ یہودی ووٹ انہیں پہلے سے کم ملیں۔ آخر اس امن کانفرنس میں اسرائیل کی شرکت اسرائیل کو کچھ زیادہ پسند نہیں ہے۔ انہیں تو بہر حال امن کے لئے کچھ نہ کچھ چھوڑنا ہی پڑے گا۔ اور شائد کانفرنس کا کوئی مثبت نتیجہ نکلنے پر اسرائیل کو وہ کچھ چھوڑنا پڑے جسکے ساتھ وہ ہمیشہ کے لئے چمٹے رہنا چاہتے ہیں۔ اگر یہودی لابی کا کوئی حصہ صدر بش کی مخالفت پر آمادہ ہو گیا۔ تو خیال کیا جاتا ہے کہ انہیں ووٹوں کی خاصی تعداد سے محروم کیا جا سکے گا۔

میڈرڈ کانفرنس

گذشتہ جمعرات کے روز (۷ر نومبر ۹۱ء) حافظ الاسد شام کے صدر اور یاسر عرفات تنظیم آزادیٔ فلسطین کے چیئرمین نے اس بات پر اتفاق کا اظہار کیا کہ مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے لئے بنیادی شرط یہ ہونی چاہیئے کہ اسرائیل مقبوضہ علاقہ خالی کر دے یہ بات شام میں تنظیم آزادیٔ فلسطین کے نمائندے محمود خالدی نے بتائی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان دونوں راہنماؤں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ جب تک اسرائیل اپنے مقاصد واضح طور پر بیان نہ کر دے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کانفرنس میں متعدد معاملات پر غور کیا جائے گا۔ ان کی وضاحت میں یہ بات سب سے پہلے شامل ہونی چاہیئے کہ وہ عرب مقبوضہ علاقوں سے اپنا ہاتھ اٹھا لیں گے۔ اور فلسطینیوں کو ان کے قومی حقوق دے دیں گے۔ ایک سرکاری بیان میں شام کی عرب نیوز ایجنسی نے کہا کہ جہاں تک ان دونوں راہنماؤں کی گفت و شنید کا تعلق ہے یہ صرف امن کانفرنس کے پہلے مرحلے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ ان دونوں کی ملاقات حافظ الاسد کے اپنے آبائی شہر میں ہوئی۔ انہوں نے اس بات پر بھی غور کیا کہ عرب کس رنگ میں کوشش کر کے ایک عادلانہ فیصلہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قرارداد نمبر ۲۴۲ اور ۳۳۸ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کیا اقدام کئے جائیں۔ دونوں کا یہ خیال ہے کہ قرارداد ۲۴۲ کے مطابق اسرائیل کو مقبوضہ علاقے یعنی مغربی کنارہ اور غازہ پٹی اور گولان کی پہاڑیاں خالی کر دینی چاہئیں۔

اس سے ایک ہی روز پہلے یاسر عرفات شام پہنچے تھے تاکہ عرب راہنماؤں سے گفت و شنید کر کے ایک متحدہ تجویز یا لائحہ عمل پیش کیا جا سکے۔ جمعرات ہی کے روز شاہ حسین نے مشرق وسطیٰ کی امن کانفرنس میں شامل ہونے والے عرب اراکین سے جن کا تعلق اردن اور فلسطین سے ہے گفت و شنید کی اور ان سے معلومات حاصل کیں کہ میڈرڈ کانفرنس کا پہلا سیشن کیسا رہا اور اس بات پر بھی گفت و شنید ہوئی کہ آئندہ ان کا لائحہ عمل کیا ہو گا۔ اور وہ کس طرح اپنے مطالبات کو پیش کریں گے۔ شاہ حسین نے اس بات پر زور دیا کہ عربوں کا آپس میں اتحاد خاص طور پر فلسطینیوں اور اردنیوں کا جو اس کانفرنس میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں نہایت ضروری ہے تاکہ سب کے سب یک زبان ہو کر اپنے مطالبات پیش کریں۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

پر اسی طرح فدا ہوتی جس طرح آپؐ پر۔ مگر اس اخلاق کے مقابلہ کے ساتھ عربوں کی آزادی کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس موقع پر میں ایک اور نظیر دینی بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ جس سے مردوں کے علاوہ عورتوں کے اخلاص کا نمونہ بھی ظاہر ہو جائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہند بنت عتبہ آئی اور اس نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) روئے زمین پر کوئی خیمہ والا نہ تھا جس کی نسبت میں آپؐ سے زیادہ ذلت کی خواہش مند ہوں اور اب روئے زمین پر کوئی گھر والا نہیں جس کی نسبت میں آپکے گھر والوں سے زیادہ عزت کی خواہش مند ہوں۔ اس عورت کی طرف دیکھو یا تو وہ بغض تھا یا ایسی فریفتہ ہو گئی اور اس کی وجہ سوائے ان اخلاق کریمہ اور اس نیکی اور تقویٰ کے کیا تھی جو آپؐ میں پائے جاتے تھے اللہ تعالےٰ بھی اس کی یہی وجہ بیان فرماتا ہے۔ ان اخلاق حسنہ کا ایسا نیک اثر پڑا کہ ایک ایک کر کے تمام عرب قبیلے آپؐ کی خدمت میں آ حاضر ہوئے بھلا اس واقعہ کا مُرد بن ہند کے واقعہ سے مقابلہ تو کر کے دیکھو۔ بیس تفاوت راہ از کجا تا بکجا۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

زخمی بھی ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے کوئی سوال کئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس موقع پر ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے یہ کہا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ جو آپ کو پہاڑ نظر آ رہے ہیں میں ان کے اوپر ہوں، متعین فرشتہ کہ اگر آپؐ طائف کے لئے بد دعا کریں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو یوں اکٹھا کر دوں، ان کے اوپر اور یہ پس جائیں جس طرح چکی میں چیز پیسی جاتی ہے آپؐ نے کہا نہیں میں بد دعا نہیں کروں گا۔ ان کے لئے۔ اس لئے کہ یہ نسل آگے چلانے والی جنس ہے، نوع ہے۔ یہ نسل ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر جنوری ۱۹۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد رضوان ہاشمی

مطالعہ کے فوائد

خط تو مکرم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر لاہور کے نام لکھا گیا تھا۔ لیکن چونکہ تخاطب "ہم سب" کی طرف ہے اس لئے ہم اس مکتوب کو الفضل کے قارئین کی خدمت میں بھی پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

انگریزی زبان میں "ارتقاء" کے لئے لفظ (EVOLUTION) استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں آہستہ آہستہ اور بتدریج ترقی۔ انسانی ترقی اور نوعِ انسانی میں بتدریج تبدیلی کے لئے یہ نہایت موزوں لفظ ہے۔ کم از کم انیسویں صدی تک انسانی ترقی واقعی ارتقاء کی تابع تھی۔ لیکن بیسویں صدی میں انسان نے جس رفتار سے دنیاوی علوم و فنون میں ترقی کرنی شروع کی، اس کے لئے جو لفظ موزوں ہے وہ ہے (REVOLUTION) یعنی انقلاب یعنی (EVOLUTION) میں صرف "R" کا اضافہ ہونے سے انسان کی سست رفتار ترقی صبا رفتار ترقی میں بدل گئی۔ اگر سائنس فکشن کی تصوراتی ٹائم مشین کا حقیقت میں کوئی وجود ہو اور ۱۸۹۱ء کے کسی انسان کو ۱۹۹۱ء میں لایا جائے۔ تو وہ حیرت سے انگشت بدنداں رہ جائیگا۔ اور اپنے آپ کو کسی جادو نگری میں محسوس کرے گا۔ ان تیز رفتار تبدیلیوں اور کمپیوٹر کے دور نے آج کے انسان کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ ان تبدیلیوں میں سے زیادہ تر تبدیلیاں مثبت تبدیلیاں ہیں۔ لیکن اس ترقی نے انسان میں کچھ منفی تبدیلیاں بھی پیدا کی ہیں اور ان منفی تبدیلیوں میں سے ایک ہے "مطالعے سے اجتناب" خاص طور پر ۱۹۸۰ء سے شروع ہونے والا عشرہ ایسا ہے کہ دنیا بھر میں عمومی طور پر اور برصغیر میں خصوصی طور پر مطالعہ سے اجتناب کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ کمپیوٹر، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور مواصلاتی رابطوں نے انسان کو آہستہ آہستہ مطالعہ سے دور کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو ایک معاشرتی المیئے سے کم نہیں، ہماری درسگاہیں اب ایسے طالب علموں سے بھری پڑی ہیں جو "علم برائے علم" پر نہیں بلکہ "علم برائے دولت" پر یقین رکھتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حقیقی طالب علم عنقا ہوتے جا رہے ہیں۔

مطالعہ کی اہمیت

اس ساری تمہید کا مقصد یہ بھی نہیں کہ خدانخواستہ اہل علم دنیا سے اٹھتے جا رہے ہیں۔ اہل دانش تو اب بھی دنیا میں اپنے علم کے پھریرے لہراتے علم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ معاشرے میں ذوق مطالعہ کم سے کم تر ہوتا جا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام الناس کو مطالعہ کی اہمیت سے روشناس کرایا جائے۔

اگر ہم اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دنیا کو ذوق مطالعہ سے روشناس کرانا قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا کام تھا۔ انہوں نے بغداد، دمشق، قاہرہ، قرطبہ، خیوا اور قسطنطنیہ جیسے تہذیبی مراکز میں عظیم الشان کتب خانے قائم کئے۔ جہاں ہر خاص و عام کی رسائی ممکن تھی اور فنون لطیفہ سے لے کر فلسفے اور خالص سائنس کے ہر موضوع پر عظیم مصنفین سائنسدانوں اور فلسفیوں کی لکھی ہوئی کتابیں مہیا تھیں۔ ان کتب خانوں سے ملحقہ یونیورسٹیوں اور درسگاہوں میں ہمہ وقت ماہر اساتذہ کی خدمات میسر تھیں۔ جو طالبان علم کی پیاس بجھانے اور دقیق مسائل کی نکتہ وری کے لئے موجود رہتے تھے مسلمان حکمرانوں نے نہ صرف ہمعصر اہل دانش کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا بلکہ یورپ کے قدیم حکماء اور فلسفیوں کی کتب کو (جنہیں تاریک یورپ کے باسیوں نے شیطانی علوم قرار دے کر عملی طور پر دفن کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی) برآمد کروا کر اپنے کتب خانوں کو ان سے سجا دیا۔ ان کتب کے مشرقی زبانوں میں تراجم کئے گئے اور ہر خورد و کلاں ان سے استفادہ کرنے لگا۔ اس کے علاوہ اس دور کی ادب عالیہ کی عظیم تخلیقات مثلاً سعدیؒ کی "گلستان" "بوستان" "دیوانِ حافظ"، فردوسی کا شاہنامہ اسلام" ابن خلدون کی "تواریخ" تخلیقات بوعلی سینا "القانون"، الهیثم، الرازی کی الجبر المقابلہ جابر بن حیان کی الکیمیا اور اسی قبیل کے سینکڑوں شاہکار زبان زدِ خاص و عام تھے۔

تحریک احیائے علوم

اگر ہم تاریخ کے دھارے پر بہتے ہوئے قدرے قریب کے ماضی یعنی انیسویں اور بیسویں صدی تک آن پہنچیں۔ تو یہاں ہمیں پھر ایک ایسے دور سے پالا پڑتا ہے جسے بجا طور پر "تحریک احیائے علوم" کہا جاسکتا ہے۔ جنوبی ایشیا سے اس تحریک کے علمبرداروں میں سید جمال الدین افغانی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، سرسید احمد خان، فارس سے قرۃ العین طاہرہ اور شرق اوسط سے طٰہٰ حسین اور خلیل جبران وہ اہل دانش ہیں جنہوں نے عوام الناس میں نئے سرے سے ذوق مطالعہ کو بیدار کرنے میں اپنا کردار کما حقہٗ ادا کیا۔

یہ وہ دور تھا جب برصغیر میں زبان اردو ایک نئی زبان ہونے کے باوصف ترویج و ترقی کے مراحل تیز رفتاری سے طے کر رہی تھی۔ چنانچہ قدیم اساتذہ جن کے سرخیل حضرت امیر خسروؔ تھے سے شروع ہو کر میرؔ اور دردؔ اور پھر غالبؔ حالیؔ، ذوقؔ۔ ظفرؔ اور بعد میں اقبالؔ۔ فیضؔ جوشؔ، حسرتؔ۔ ساحرؔ۔ عدمؔ اور دیگر فرزندان ادب نے اپنی خوبصورت ادبی کاوشوں کے ذریعہ شائقین ادب کے ذوق مطالعہ کو مہمیز دی۔ انہی لوگوں میں ایک مرد قلندر عبدالحق نامی بھی تھا۔ کہ بقول شخصے

اس نے عروس اردو سے
دو بول پڑھوا لئے تھے۔

باقی صـ ۸ پر

بقیہ صـ ۴ سے آگے

وہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ ایک وقار عمل کے موقعہ کی ہے۔ یہ نوجوان نہ صرف اپنی بیت الحمد کی صفائی کرتے تھے بلکہ شہر میں گھوم پھر کر قادریہ اور تیجانیہ مسلمانوں کی ایسی ہی عمارتوں کی صفائی کا کام بھی سرانجام دیتے تھے۔ اور اس صفائی میں صرف جھاڑ پونچھ شامل نہیں ہوتی تھی۔ جیسا کہ اس تصویر میں ہم دیکھ سکتے ہیں انہوں نے ایک کوچی پکڑی ہوئی ہے اور سامنے ایک بالٹی رکھی ہوئی ہے۔ جہاں کہیں ضرورت ہوتی تھی وہ سفیدی بھی کرتے تھے۔ اور اس شوق سے کرتے تھے کہ سارا شہر گھوم پھر کر وقار عمل کے مناسب حال جگہیں تلاش کرتے اور پھر جھاڑو اور چونا اور بالٹی اور کوچیاں ساتھ لے کر وہاں پہنچ جاتے اور جتنا وقت درکار ہوتا وہ خوشی سے وقار عمل کر کے ایک روحانی لذت محسوس کرتے ہوئے واپس گھروں کو لوٹتے۔ یہ تصویر اس بات کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ ہم صرف نوجوانوں کو اس کام کیلئے اِدھر اُدھر روانہ نہیں کر دیا کرتے تھے۔ بلکہ ہمارے صدر صاحب مسٹر ایس۔ او۔ بکری جن کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے وہاں کی وفاقی عدالت کا جج بھی بنا دیا۔ ان کے ساتھ جاتے تھے۔ نہایت مستعد تھے۔ سلسلے کے کاموں کے لئے انکے لئے دن اور رات برابر تھے۔ جب بھی اور جہاں بھی ضرورت پیش آئی وہ گئے۔ میرے ساتھ بھی نہ صرف نائیجیریا میں بلکہ نائیجیریا سے باہر دوسرے ملکوں میں بھی دورے پر تشریف لے جاتے تھے۔ اور نائیجیریا میں بھی۔ نوجوان کسی کام میں مصروف ہوں یا معمر، وہ ہمیشہ انکا ساتھ دیتے تھے۔ حالانکہ خود وہ معمر تھے۔ نوجوانوں کی طرح اتنی بھاگ دوڑ کرنے کی ان سے امید نہیں کی جاتی تھی۔ لیکن جذبہ جوان تھا۔ اس لئے آپ نوجوانوں کے ساتھ بھی ہر کام میں مصروف عمل ہو جاتے یہاں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں سکول کے نوجوان، ان کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور جماعت کے ایک دو اور دوست موجود ہیں وہاں مسٹر ایس۔ او۔ بکری احمدیہ جماعت نائیجیریا کے صدر بھی پوری طرح مستعد کھڑے ہیں۔ یہ تصویر اپنی بیت الاحمدیہ کے سامنے لی گئی تھی۔ یعنی اس تصویر کے لینے کے بعد وہ وقار عمل کے لئے کسی جگہ پر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے چونکہ یہ سب نوجوان اب ایک لمبے عرصے سے شادی شدہ زندگی گذار رہے ہونگے۔ اس لئے ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں کو اس بات کی توفیق دیتا رہے کہ وہ دین کی خدمت میں مصروف رہیں۔

روایتی زیورات
شریف جیولرز
جدید فنیشنگ کے ساتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نوَ

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نوَ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست "وقفِ نو" میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کروانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ (ادارہ)

ملیحہ منور بنت منور احمد چوہدری
ربوہ

مدیحہ ارم بنت سیّد ظفر محمود
سعد اللہ پور ضلع گجرات

مبارک احمد شان ابن عبد القدیر
ربوہ

معین احمد سندھو ابن محمد سلیم سندھو
کراچی

منصورہ رفیق بنت محمد عتیق انجم
ناصر آباد سندھ

مبین احمد شاہد ابن رفیق احمد شاہد
فیصل آباد

منعم احمد ابن وسیم احمد خان
ربوہ

ملیحہ احمد بنت کریم احمد
ربوہ

مرتضیٰ اظفر ابن ظفر احمد
بنوال روڈ۔ چکوال

میمونہ بی بی بنت طاہر احمد
صادق پور

مظفر محمود ابن خالد محمود
فیصل آباد

منصور احمد ابن نسیم احمد
صادق پور

حمزہ ہما بنت مبشر احمد سہیل
میرپور ضلع ٹھٹھہ

مدیحہ شریف ابن شریف احمد چٹھہ
احمد آباد۔ گولارچی۔ سندھ

خاور محمود ابن محمود احمد
بھلیر الوالہ ضلع گجرات

مبشرہ بنت مبارک احمد
صادق پور

مبارک احمد سندھو ابن محمد ادریس
سندھو۔ کراچی

مبارز احمد ابن مشتاق احمد
محمد آباد۔ سندھ

ملیحہ نرگس بنت محمد ایوب
ناصر آباد

عدنان احمد ابن چوہدری غلام حیدر
محمود آباد ضلع گجرات

عائشہ غفور بنت غفور احمد اٹھوال
احمد آباد سانگرہ نزد ربوہ

مریم صدیقہ بنت سمیع اللہ
ربوہ

مظفر احمد ابن محمد احمد
خان پور ضلع خانیوال

مشہود احمد ابن مقصود احمد
ڈگڑی کوٹ ضلع تھرپارکر سندھ

عبد اللہ ابن منصور احمد
(نسیم آباد) ناصر آباد۔ سندھ

عتیق الرحمان ابن خلیل احمد
گوجرانوالہ

عائشہ عباس بنت عباس احمد
پنوال روڈ چکوال

عدیلہ شفیق بنت مرزا محمد شفیق
لاہور

عتیق احمد ابن رفیق احمد ساجد
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وائس آف امریکہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی خفیہ ادارے "را" نے پاکستان کے اندر تخریبی اور دہشت گردی کی کارروائیوں کے لئے ایک خصوصی شعبہ قائم کیا ہے جس کا نام "اسٹیبلشمنٹ ۲۲" رکھا گیا ہے یہ شعبہ پاکستان میں متعدد تخریبی کارروائیاں کر چکا ہے اس کی سرگرمیوں کو افغان خفیہ ایجنسی "خاد" کا بھی تعاون حاصل ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک میں تعلیم کی کم شرح شرم اور تشویش کا باعث ہے۔

○ کوئٹہ میں ایک ایسے سیکس سکینڈل کا انکشاف خود وزیر اعلیٰ تاج محمد جمالی نے کیا ہے جس میں زیارت سے ۱۴ میل کے فاصلے پر واقع چاؤتر ریسٹ ہاؤس میں پناہ کے لئے آنے والی ایک لڑکی کی عزت کئی بیوروکریٹ اعلیٰ افسران نے برباد کی۔ اس میں ایک ڈی سی اور ایک تحصیلدار پر الزام عائد کیا گیا ہے جبکہ چیف سیکرٹری کو ثبوت نہ ملنے کی بناء پر الزام سے بری قرار دے دیا گیا ہے۔

○ ساہیوال کے معروف شیعہ رہنما اور حیدری مسجد کے امام علامہ غلام حسین نجفی کو مسجد کے اندر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا بعد ازاں امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے احتجاج کے طور پر مظاہرہ کیا اور ٹریفک بلاک کر دی۔

○ اسلامیہ کالج جھنگ صدر میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ہوائی فائرنگ اور پٹرول بم پھینک کر خوف و ہراس پھیلا دیا

○ نوابزادہ نصر اللہ خان اور پروفیسر غفور نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ ملک تباہی کی طرف جا رہا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے کہ پنجاب میں بھی سندھ جیسی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔

○ وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ آئندہ مارچ میں مائیکل جیکسن اسلام قبول کرنے کے لئے پاکستان آ رہا ہے۔

○ آئی جے آئی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل قاضی عبداللطیف نے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ مولانا سمیع الحق کے خلاف سازشی عناصر کے علاوہ سرکاری ایجنسیاں بھی سرگرم ہیں

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک کو خفیہ انٹیلی جنس ایجنسیاں چلا رہی ہیں انہوں نے کہا کہ میری اور میرے بچوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔

○ پنجاب کی حکومت نے ۱۴۴ صوبائی حلقوں کے لئے ترقیاتی فنڈز جاری کر دیئے ہیں۔

○ سندھ کے ڈاکوؤں نے ایک خط کے ذریعے دھمکی دی ہے کہ یا تو حکومت ہمیں عام معافی دے دے یا کھلی جنگ کے لئے تیار ہو جائے انہوں نے یہ بھی دھمکی دی کہ پولیس اور رینجرز راہ راست پر نہ آئے تو انہیں سزا بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ انہیں گرینڈ الائنس بننے کا یقین ہے

○ نیشنل پیپلز پارٹی کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ عوام نے آئی جے آئی کو ووٹ دیئے تھے جب کہ اب ایک جماعتی اقتدار قائم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ۱۹۹۲ء تبدیلیوں کا سال ہے۔

○ وزیر اعظم نے ٹرسٹ کے دو اخبارات صحافیوں کو دینے کی پیشکش کی ہے۔

○ امریکہ نے بی سی سی آئی کے بانی آغا حسن عابدی ایک اعلیٰ بنک آفیسر اور حصے دار پر خورد برد سازش اور جعلسازی کے الزامات میں فرد جرم عائد کر دی ہے۔ ان میں سے کوئی شخص بھی امریکہ میں موجود نہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ افغان مجاہدین کے روس کا دورہ کر کے روسی حکومت سے بات چیت کرنے والے وفد کے قائد پروفیسر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ روسی حکام سے ان کی بات چیت توقع سے زیادہ کامیاب رہی ہے۔ افغان مجاہدین اور روسی حکام کے درمیان کئی اہم امور پر اتفاق کیا گیا یہ طے پایا ہے کہ کابل انتظامیہ سے عبوری حکومت کو اقتدار کی منتقلی کے دو سال کے بعد عام انتخابات ہوں گے جس کی نگرانی اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس کریں گے۔ جنگی قیدیوں کے تبادلے کے بارے میں طے پایا کہ ایک مشترکہ کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو قیدیوں کی واپسی کے لئے مناسب عملی اقدامات طے کرے گا۔ روسی قیدیوں کے پہلے گروپ کو آئندہ سال یکم جنوری کو رہا کر دیا جائے گا۔ یہ بھی طے پایا کہ افغانستان سے روسی فوجیوں ماہرین اور دوسرے عملے کو بتدریج واپس بلا لیا جائے گا روس افغانستان کی تعمیر نو میں بھی مدد دے گا اور حالیہ بات چیت کے نتائج پر عمل درآمد کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے گی۔

○ اسلامی کانفرنس تنظیم کے جنرل سیکرٹری نے اسرائیلی پارلیمنٹ کی اس قرارداد کی مذمت کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عربوں سے امن بات چیت میں گولان کی پہاڑیوں کو موضوع بحث نہیں بنایا جائے گا۔ سیکرٹری جنرل مسٹر حامد الغابد نے کہا کہ اسرائیلی پارلیمنٹ کے اس فیصلے کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اور یہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے بالکل خلاف ہے۔ یہ اسرائیل کی اس ہٹ دھرمی کی عکاسی کرتا ہے۔ جس کا مقصد امن مذاکرات کی ناکامی کی ذمہ داری عربوں پر ڈالنا ہے۔

ایک تردید

روزنامہ پاکستان نے ۷ نومبر ۱۹۹۱ء کی اخبار میں "قادیانی جماعت میں بغاوت کا خطرہ" کے عنوان سے ایک خبر لگائی ہے اس میں ربوہ کی انتظامیہ میں معمول کی تبدیلی کو بغاوت اور فتنہ کا رنگ دیا گیا ہے اور خاکسار کے نام سے یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ اختلافات کی بناء پر فوری طور پر مہتمم کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ خاکسار اس بات کی سختی سے تردید کرتا ہے۔ میں آج بھی جماعت احمدیہ کا ادنیٰ خادم ہوں اور نظام جماعت کے ہر فیصلے کو اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی بابرکت سمجھتا ہوں اور حاسدوں اور شرپسندوں کی سازشوں سے پناہ میں آتا ہوں۔ یہ تبدیلی جس کا ذکر روزنامہ پاکستان نے کیا ہے۔ یہ معمول کی تبدیلی ہے اور میرے جیسے متعدد کارکن آئے دن تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور ان تبدیلیوں سے نظام جماعت قطعاً کسی طرح متاثر نہیں ہوتا بلکہ جماعت کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا رہتا ہے جو کہ جماعت احمدیہ کا مقدر ہے۔

خاکسار

سید قاسم شاہ

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

اپنی عمر کی کمائی کو اسی عروس اردو کے عارض کی لالی قائم رکھنے کے لئے صرف کرتا رہا کہ دنیا اس مرد درویش کو "بابائے اردو" کے نام نامی سے یاد کرتی ہے۔

قارئین کرام! یہ چند معروضات جو آپ کی خاطر طبع کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ ان کا مقصود صرف یہ تھا کہ آئیے ہم سب مل کر ایک نئے جذبے اور امنگ کے ساتھ اپنے ذوق مطالعہ کو ابھاریں اور حق تعالیٰ نے بندگان عقل و دانش کے ذریعہ حکمت کے جو موتی چاردانگ عالم بکھیر دیئے ہیں بڑھ کر ان موتیوں کو سمیٹنے کی سعی کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل و شعور عطا فرما کر باقی سب مخلوقات سے اشرف قرار دیا ہے اور ہمیں بار بار یہ تلقین کی ہے کہ اس کے دیئے ہوئے خزینہ علوم و فنون سے فیض یاب ہوں۔ بلاشبہ ہمارا یہ فعل اسلام کی اس موعودہ نشاۃ ثانیہ کی سمت اٹھنے والا ایک قدم ثابت ہوگا۔ اے خدا! ہمیں اپنے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

(ہفتہ وار لاہور ۱۹ اکتوبر سنہ ۹۱ء صفحہ ۱۳)

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

فون

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ۷۷۱، ۶۰۶

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶ روپے فی کلو۔ گلشن بیکرز

نزد ایوان محمود ربوہ